اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

یوم جمعہ

۷ ذیقعد ۱۳۶۸ھ

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے، ششماہی ۱۱ ″، سہ ماہی ۶ ″، ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ۱/

جلد ۳	۲ اخاء ۱۳۲۸ ش	۲ ستمبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۰۱

صدر ٹرومین کی اپیل پر پاکستان اور ہندوستان میں بڑی توجہ سے غور کیا جا رہا ہے

امریکہ کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کا پس منظر

کراچی۔ یکم ستمبر۔ صدر ٹرومین نے کشمیر کے جھگڑے کو جلد طے کرنے کے لئے پاکستان اور ہندوستان سے جو اپیل کی ہے۔ دونوں حکومتیں اس پر توجہ سے غور کر رہی ہیں۔ بی بی سی کے نامہ نگار کے کہنے کے مطابق ہندوستانی افسروں کی رائے ہے۔ کہ چین میں کمیونسٹوں کی مسلسل فتوحات کے بعد سے امریکہ نے ہندوستان و پاکستان کے برعظیم میں پہلے سے زیادہ دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ اسی طرح لیک سکسیس کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ صدر ٹرومین نے دونوں حکومتوں سے جو اپیل کی ہے۔ وہ فریقین کے باہمی اختلافات کو دور کرنے میں ایک بڑی حد تک مددگار ثابت ہو گی۔

لنکا کے زائرین حج پاکستانی جہاز میں جدہ جائیں گے۔

کراچی۔ یکم ستمبر۔ پاکستان کی حکومت نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ حاجیوں کا ایک جہاز چاٹگام سے جدہ جاتے ہوئے راستے میں لنکا کے ایک سو زائرین حج کو لیتا جائے۔ چنانچہ حاجیوں کا جو جہاز چاٹگام سے روانہ ہو گا۔ وہ راستے میں کولمبو ٹھہرے گا۔ اس میں لنکا کے زائرین کے لئے ایک سو نشستیں مخصوص کر دی گئی ہیں۔ لنکا کے مسلمانوں نے پاکستان کے اس اقدام کو بہت پسند کیا ہے۔ چنانچہ وہاں کی مسلم انجمنیں اس بارے میں نہایت اچھے جذبات کا اظہار کر رہی ہیں۔ اس سے قبل لنکا کے زائرین حج کو پہلے ایک لمبی مسافت طے کر کے پہلے بمبئی آنا پڑتا تھا امید ہے یہ انتظام آئندہ بھی جاری رہے گا۔ اور لنکا کو زائرین حج کے لئے چاٹگام سے چلنے والے جہازوں میں اور زیادہ نشستیں مخصوص کی جاتی رہیں گی۔

چاٹگام کی بندرگاہ میں توسیع

چاٹگام یکم ستمبر۔ چاٹگام کی بندرگاہ کو ترقی دینے کے سلسلے میں جو نئی گودیاں تعمیر کی گئی ہیں۔ ان کی وجہ سے سابقہ گنجائش میں ۲۵ فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ حکومت پاکستان نے برطانیہ اور یورپ کی بعض کمپنیوں سے کہا ہے۔ کہ وہ مزید گودیوں کی تعمیر کے لئے ٹنڈر پیش کریں۔

— کراچی۔ یکم ستمبر۔ حبشہ کے سفیر مقیم قاہرہ اس مہینے کی کسی تاریخ کو تھوڑے عرصہ کے لئے کراچی آ رہے ہیں۔

پاکستان نیشنل نیوز ایجنسی

کراچی یکم ستمبر۔ رائٹر سے طے شدہ معاہدے کے مطابق آج نیوز ٹرسٹ آف پاکستان نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کا کام سنبھال لیا۔ چنانچہ اس تبدیلی کی وجہ سے پاکستان کی پہلی قومی نیوز ایجنسی عالم وجود میں آ گئی ہے۔ اس کا رسمی افتتاح اگلے ماہ کے دوران میں کسی مناسب وقت پر کیا جائے گا۔

قبائلی علاقوں میں مدارس کا قیام

کراچی۔ یکم ستمبر۔ حکومت پاکستان کی طرف سے قبائلی علاقوں میں سکول قائم ہو جانے کی وجہ سے وہاں کے باشندوں میں تعلیم کا شوق بڑھتا جا رہا ہے۔ قبائلی بچے بڑی کثرت سے ان سکولوں میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض قبائلی ملکوں نے اپنے خرچ پر سکول کھولنے کی درخواست کی ہے۔

قائد اعظم کے یوم وفات کے سلسلے میں

پبلک جلسے کا انعقاد

لاہور یکم ستمبر۔ قائد اعظم کی برسی کے سلسلے میں ۱۱ ستمبر ۱۹۴۹ء کو شام کے چھ بجے یونیورسٹی گراؤنڈ لاہور میں ایک جلسہ عام منعقد ہو رہا ہے۔ جس کی صدارت ہز ایکسی لنسی سردار عبد الرب نشتر گورنر مغربی پنجاب فرمائیں گے۔ جلسہ میں صاحب ممدوح کی تقریر بھی ہو گی:

دس کروڑ روپے کی جائداد پر قبضہ

نئی دہلی۔ یکم ستمبر۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی جائدادوں کو متروکہ قرار دے کر قبضہ کر لینے کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ بمبئی میں محافظ جائداد اب تک دس کروڑ روپے مالیت کی جائداد کو اپنے قبضہ میں لے چکا ہے۔

کشمیر کے ہندوستانی مقبوضہ علاقہ میں

اسلامی اداروں کے نام تبدیل کر دیئے

مظفر آباد۔ یکم ستمبر۔ جموں سے موصول ہونے والی خبروں سے یہ پتہ چلا ہے کہ راشٹریہ سیوک سنگھ سے پابندی ہٹا لینے کی وجہ سے ریاست بھر میں سیاسی صورت حال پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ سنگھی والنٹیر جموں کے بازاروں میں پریڈ کرتے ہوئے علی الاعلان شیخ عبد اللہ کی حکومت کے خلاف نعرے لگاتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ شیخ عبد اللہ کی حکومت نے اسلامی اداروں کا نام تبدیل کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اسلامیہ ہائی سکول سرینگر حنفیہ ہائی سکول اور اسلامیہ سکول اسلام آباد کے نام نیشنل سکول کے ناموں میں تبدیل کر دیئے گئے ہیں ان میں دینیات لازمی مضمون تھا اسے اب ختم کر دیا گیا ہے:

— ڈھاکہ یکم ستمبر چاٹگام کی توسیع کے سلسلہ آجکل کھلنا یا مراد گنج کے مقام پر متبادل بندرگاہ کی تعمیر کے لئے سروے کیا جا رہا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۳۰ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ — حضرت ام المومنین مدظلہا العالی خیریت سے ہیں ثم الحمد للہ — سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ابھی ناساز ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں: پرائیویٹ سیکرٹری

آئندہ موسم گرما کے آغاز میں رائے شماری کے انتظامات شروع ہو جائیں گے

چسٹر ولیم نمٹز پر امن حل کے متعلق مایوس نہیں ہیں!

واشنگٹن یکم ستمبر۔ کشمیر میں رائے شماری کے منتظم چسٹر ولیم نمٹز نے کل رات ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ صدر ٹرومین نے ہندوستان اور پاکستان سے کشمیر کمیشن کے نئے فارمولے کو قبول کر لینے کے متعلق جو اپیل کی ہے۔ اس کا اس سے زیادہ اور کچھ مطلب نہیں ہے۔ کہ صدر ٹرومین فریقین کو ایک دوسرے کے زیادہ قریب لانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا تازہ ترین تجویز کا مجھے علم تو نہیں البتہ یہ ظاہر ہے کہ کمیشن نے اس گتھی کو سلجھانے کی ایک اور کوشش کی ہے۔ اور اس میں اسے حکومت امریکہ کی حمایت حاصل ہے۔ بیان میں انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ کمیشن نے واضح طور پر یہ نہیں بتایا ہے کہ عارضی صلح کے سلسلے میں پاکستان و ہندوستان کی مشترکہ کانفرنس نہ ہو سکنے کی اصل وجوہات کیا تھیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ مسئلہ کشمیر کے پر امن حل کے بارے میں پر امید ہیں یا اس سے بالکل مایوس ہو چکے ہیں۔ تو انہوں نے کہا میرے لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اور نہ کبھی میرے ذہن میں یہ خیال آیا ہے۔ کہ میں رائے شماری کی ذمہ داری سے کنارہ کش ہو جاؤں۔ بلکہ میری دلی خواہش ہے۔ کہ یہ کام میرے ہاتھوں بخیر و خوبی تکمیل کو پہنچے۔ میرے نزدیک ۱۹۵۰ء کے موسم گرما میں رائے شماری کے انتظامات شروع ہونے کے امکانات موجود ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میں بروقت برصغیر پہنچ کر ۱۹۵۰ء کے موسم گرما کے اوائل میں دونوں حکومتوں سے ابتدائی بات چیت کر سکوں گا۔ پناہ گزینوں کو پھر سے بسانے رائے دہندگی کی قابلیت مقرر کرنے اور رائے شماری کی فہرستیں مرتب کرنے میں دیر لگے گی۔ لیکن اس دیر کی بناء پر مایوسی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

اسلامی اقتصادی کانفرنس کا ایجنڈا

کراچی۔ یکم ستمبر۔ ۲۴ نومبر سے یہاں اسلامی ممالک کی جو معاشی اور اقتصادی کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں غور و خوض کے لئے ۴۴ مسئلوں کی فہرست تیار کی گئی ہے۔ ان میں مسلم ورلڈ بنک اور اسلامی مالی فنڈ کے قیام کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ دوسرے مسائل میں گولہ بارود اور اسلحہ تیار کرنے والے کارخانوں کی مجموعی ترقی تجارتی تعلقات کی استواری اور بین الاقوامی اسلامی ایوان تجارت کا قیام وغیرہ شامل ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

میاں سلطان احمد درویش مرحوم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

میاں سلطان احمد صاحب درویش قادیان کی وفات کے متعلق الفضل میں خبر شائع کی جا چکی ہے۔ اب ان کی بیماری اور وفات کے مزید حالات "قادیان سے پہنچے ہیں جو دعا کی تحریک کی غرض سے ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر مقامی اور ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے قادیان سے حسب ذیل اطلاع دیتے ہیں:۔

سلطان احمد مرحوم جو میاں محمد بخش صاحب سکنہ کھاریاں ضلع گجرات کا بیٹے والا تھا۔ گذشتہ جمعہ کے دن تک بالکل تندرست اور صحیح سالم تھا۔ جمعہ کے دن قریباً تین بجے سہ پہر کو سلطان احمد کو سر درد کی شکایت ہوئی جس پر دوائی وغیرہ دی گئی اور وہ چلتا پھرتا رہا۔ لیکن ہفتہ کے دن صبح اسے بخار ہو گیا اور دن کے دوران میں چند اجابتیں بھی ہوئیں۔ پچھلے پہر بخار زیادہ تیز ہو گیا اور سلطان احمد کو قریباً بیہوشی کی حالت میں قریباً ساڑھے چھ بجے شام کو احمدیہ شفاخانہ میں اٹھا کر لایا گیا۔ اس وقت بخار ۱۰۵ درجہ کا تھا۔ برف استعمال کی گئی اور ٹیکہ بھی لگایا گیا اور دیگر تمام ذرائع جو میسر آ سکتے تھے استعمال کئے گئے مگر بخار میں کمی نہ ہوئی۔ نو بجے شب کے قریب سانس اکھڑنا شروع ہوا۔ ساڑھے بارہ بجے کے قریب بخار ۱۰۷ درجہ کو پہنچ گیا اور سرسام کے ساتھ ہچکی بھی شروع ہو گئی۔ اور گیارہ بجکر تیس منٹ پر ۲۷-۲۸ اگست کی درمیانی شب کو اس مخلص نوجوان نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قادیان کی متفقہ رپورٹ کے مطابق مرحوم نہایت نیک اور مخلص نوجوان تھا۔ اس کی عمر قریباً ۲۰ یا ۲۲ سال کی ہوگی۔ مرحوم موصی بھی تھا اور مقبرہ بہشتی میں بابا شیر محمد صاحب کی قبر کے ساتھ دفن کیا گیا۔ مرحوم ان ۲۵ پیشہ ور درویشوں میں سے ایک تھا جن کے خلاف اس وقت دفعہ ۱۰۷ کا استغاثہ چل رہا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مخلص نوجوان کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں جگہ دے اور اس کے والد اور دوسرے عزیزوں کو صبر جمیل عطا کرے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۳۰/۸/۴۹

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کالج کے متعلق

"احباب کو چاہیئے کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالبعلم داخل کرائیں اور اپنے غیر احمدی احباب میں تحریک کریں۔ جزاھم اللہ خیراً"

(نوٹ) داخلہ ۱۹ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک جاری رہیگا (منقول اخبار الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

ولادت

جیسا کہ کل شائع ہو چکا ہے مؤرخہ ۲۸/۸/۴۹ء ۲ بجے صبح حکیم عبدالوہاب صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں فرزند تولد ہوا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے بچہ کے کان میں اذان دی اور شہد کی گھٹی دی اور مبارکباد کا خط لکھا۔

ہم ادارے کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہیں

درخواست دعا

خاکسار عدالت سے ۶/۹/۴۹ کو باعزت بری ہو چکا ہے اب محکمانہ کارروائی کا فیصلہ عنقریب ہونے والا ہے دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو محض اپنے فضل و کرم سے باعزت بحال کرے اور حق تلفین کے شر سے محفوظ رکھے

محمد اسلم نعیم احمدی کانسٹبل پولیس سبزی منڈی منٹگمری

احمدیت کی ننھی کتاب کی ضرورت

اگر کسی صاحب کے پاس "احمدیت کی ننھی کتاب" موجود ہو (جس میں نظم "مل مل کے جائیں ہم قادیاں کو" درج ہے) تو وہ براہ کرم مجھے عاریتاً یا قیمتاً پتہ ذیل پر ارسال فرمائیں۔ ممنون ہوں گا۔

(صوفی) مطیع الرحمٰن بنگالی جودھامل بلڈنگ لاہور

محترم ملک محمد شریف صاحب مبلغ اٹلی کی لاہور میں تشریف آوری

لاہور ۲۹ ستمبر۔ الحمد للہ کہ کل شب بذریعہ کوئٹہ میل مکرم ملک محمد شریف صاحب مبلغ اٹلی بخیر و عافیت لاہور تشریف لائے۔ سٹیشن پر احباب نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔

ہم محترم ملک صاحب کی خدمت میں بخیریت مراجعت پر مبارکباد پیش کرتے ہیں

شکریہ احباب!

(از مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔اے سابق مبلغ اسلام امریکہ)

الحمد للہ ثم الحمد للہ! کہ میں پورے چھ مہینے ہسپتال میں رہ کر ۲۹ اگست کو صحتیاب ہو کر واپس آ گیا ہوں۔ جس وقت میں ہسپتال میں کیا گیا تھا۔ اس وقت پوری بے ہوشی کی حالت تھی۔ اور یہ حالت کافی عرصہ ہسپتال میں بھی جاری رہی چونکہ ظاہری لحاظ سے زندگی کی کوئی امید نہ تھی۔ اس لئے ہسپتال والوں نے داخل کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب خلف الرشید حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص کوشش فرما کر مجھے ہسپتال میں داخل کرایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل میں نے موت کے منہ سے رہائی حاصل کی ہے۔

میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے اور خاندان نبوت کے دیگر افراد کا خصوصاً اور احباب سلسلہ کا عموماً تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی توجہ اور دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے نئی زندگی عطا فرمائی۔

ہسپتال میں جب مجھے خون دینے کی ضرورت پڑی تو بہت سے احمدی نوجوانوں نے بخوشی اپنا خون دیا۔ ان نوجوانوں میں زیادہ تر خاندان نبوت کے نونہال شامل تھے۔ پھر بہت سے نوجوانوں نے پوری تندہی سے رات دن ایک کر کے اور نہایت اخلاص کے ساتھ میری خدمت کی۔ ان سب احباب کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور ہی دعا کرتا ہوں کہ وہ ان کو دین اور دنیا میں بہترین اجر عطا فرمائے۔

میری موجودہ حالت یہ ہے کہ میری بائیں ٹانگ ران کے اوپر سے بذریعہ اپریشن کاٹ دی گئی ہے دوسرے پاؤں میں بھی لمبے عرصہ تک زخم رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپریشن شدہ ٹانگ اور دوسرے پاؤں کا زخم اب مندمل ہو چکا ہے۔ مگر کمزوری ابھی باقی ہے اور ابھی لمبے عرصہ تک علاج جاری رکھنا پڑے گا۔ اب میں کرچز کے ذریعہ کسی کی مدد سے چند قدم چل سکتا ہوں اور کچھ وقت تک یہ مشق جاری رکھنی پڑے گی۔ جب تک کہ میں پوری طرح چلنے پھرنے کے قابل نہ ہو سکوں۔ اس کے بعد مصنوعی ٹانگ لگانی پڑے گی۔

میں اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور مخلصین سلسلہ کی خدمت میں نہایت الحاح سے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے تمام گناہوں کو معاف کرے۔ میری جملہ مشکلات کو حل کرے۔ مجھے استقامت و توجہ الی اللہ کامیابی کے ساتھ آخری دم تک دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے اور میرے اہل و عیال کو صالح خادم دین۔ با اقبال اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

(صوفی) مطیع الرحمٰن جودھامل بلڈنگ لاہور

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

اور وحی کا ذریعہ علم غیر ضروری ثابت ہو گیا ہے۔ اخلاقی قدروں کی قیمت گر گئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ گو اس وقت یورپ میں الحاد زوروں پر ہے لیکن دنیا اگر قائم ہے تو محض پیغمبروں کی تعلیم وحی کے ذریعہ علم اور اخلاقی قدروں کی وجہ سے قائم ہے جو یورپ کے لوگوں کی فطرت میں بھی ابھی تک موجود ہیں۔ اگر آج انسانی فطرت ان سے بالکل تہی ہو جائے تو ان ترقیوں کی قدر عافیت معلوم ہو جائے۔

جہانتک اسلام کا تعلق ہے ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ یورپ اس بات کو تسلیم کرے یا نہ کرے اور گو رضوی صاحب یا ان کے ہم خیال مانیں یا نہ مانیں موجودہ ترقی کی شاہراہ پر اگر یورپ چلا ہے تو محض اس لئے کہ اسلام نے اس کو عیسائیت کے غیر عقلی مذہبی شکنجہ سے رہائی دلائی جس نے اس کو کئی صدیوں سے جکڑے رکھا تھا چونکہ اسلام کا صحیح تصور ان کے ذہنوں میں نہ آ سکا اس لئے وہ عیسائیت کی قید سے رہائی پا کر الحاد کی طرف جھک گئے۔ اس سے جہاں یورپ کو یہ فائدہ ہوا کہ اس نے اپنی تمام طاقتیں عملی سائنس اور ایجادات کی طرف لگا دیں ایک بڑا شدید نقصان بھی ہوا جس کا ابھی اسے شاید پورا ادراک تو نہیں ہوا۔ لیکن یورپ اسے کچھ نہ کچھ محسوس کرنے لگا ہے اور باوجود اتنی مادی ترقیوں کے وہ اس کے خیال سے مضطرب نظر آتا ہے اور اگر اسلام نے بڑھ کر اس طوفان کو نہ تھاما یا خدا تہذیب پر درشن کر دی ہے تو یقیناً اس انجام کا نظارہ کرنے والا ہی دنیا میں کوئی نہیں ہوگا۔

ہم رضوی صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ ہمیں ان کے سمجھنے میں کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔ ہم نے ان کے پہلے مضامین بھی آفاق میں غور سے پڑھے ہیں۔ جو ان کا منشا ہم سمجھے ہیں ہم وہاں تک ان کے ساتھ ہیں لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کا طریق تحریر بہت سی غلط فہمیاں پیدا کر سکتا ہے۔ ان کو چاہیئے کہ اپنا ما فی الضمیر صاف لفظوں میں بیان فرمائیں جہانتک ہم نے سمجھا ہے وہ موجودہ علماء کے تصور اسلام کے باغی ہیں اور قرآن کریم میں ایسے اصول محسوس کرتے ہیں جو موجودہ مغربی ترقیوں کو اپنی آغوش میں لے سکتے ہیں لیکن ان کے طرز تحریر سے جو نکلتا ہے کہ وہ سرے سے

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۴۹ء

اسلام اور مغربی ترقیاں

ایک دن سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے تھے۔ کہ ایک مسلمان ان کے پاس سے تیزی سے گزر گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض نے اس کی اس حرکت پر شکایت کی۔ اور کہا کہ اس کا اس بے پرواہی سے گذر جانا سوئے ادب میں داخل ہے۔ اس پر آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ نہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہ شخص روزی کمانے کے لئے مستعدی سے چلا جا رہا ہے۔ یہ بری بات نہیں بلکہ اچھی بات ہے۔ اسی طرح ایک بار جہاد کے دوران میں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مسجد میں تشریف لائے۔ تو آپ نے دیکھا کہ ایک مسلمان لمبی لمبی نمازیں پڑھ رہا ہے۔ آپ نے اس کو جھنجھوڑا اور فرمایا۔ کہ یہ جہاد کا وقت ہے نہ کہ نمازوں کا۔ یہ دو واقعات بظاہر معمولی سے واقعات ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو ان واقعات سے دین اسلام کے طریق اور روح پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ اسلام کوئی رہبانی قسم کا دین نہیں ہے۔ اسلام میں تقویٰ اور صالح زندگی گذارنے کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ انسان زمین اور اس کے کاروبار سے اپنے آپ کو علیحدہ کر کے صرف یادِ خدا میں لگا رہے۔ اسلام میں نظریۂ اخلاق دوسرے مسخ شدہ مذاہب کے نظریہ اخلاق سے بالکل مختلف ہے۔ اسلام ہرگز ہم سے یہ مطالبہ نہیں کرتا۔ کہ تم دنیاوی معاملات سے بالکل منہ پھیر کر وظیفہ خوانی میں زندگی بسر کر دو۔ بلکہ اسلام کا نظریہ یہ ہے۔ کہ دنیا کے کاروبار کو ایک ایسے خاص انداز سے کرو۔ کہ دینی اور دنیاوی تم زیادہ سے زیادہ اور دیرپا فائدہ حاصل کر سکو۔ اور کم سے کم ضرر پاسکو۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ عجمی اثرات کی وجہ سے مسلمانوں میں بعض ایسی مذہبی رسومات رواج پا گئیں۔ کہ جنہوں نے ان کو بے عملی اور لمبے لمبے وظائف اور تقویٰ اور نیکی کے رہبانی نظریات کا معتقد بنا دیا۔ جس نے اب سوسائٹی کو عملی زندگی کی کشمکش کے ناقابل بنا کر رکھ دیا ہے۔ بلکہ آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ اس زہر کا اثر ہمارے رگ و پے میں اتنا سرایت کر چکا ہے۔ کہ مغربی اقوام کی سائنسی ترقیاں ہمیں متعجب و حیران ہی نہیں کرتیں۔ بلکہ ہمیں احساسِ کمتری کے مرض میں مبتلا کر رہی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض مغربی تعلیم یافتہ مسلمان سرے سے اسلام کو ہی مسلمانوں کے ترقی کے راستہ میں ایک بڑی روک سمجھنے لگے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ جب تک مسلمان مذہب سے چمٹے رہیں گے۔ اس وقت تک یہ دوسری اقوام کے ساتھ ساتھ شاہراہ حیات پر قدم زن نہیں ہو سکیں گے۔

ایسے لوگ دراصل یورپ کی گذشتہ صدیوں کی تاریخ سے متاثر ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ جب سے یورپ نے عیسائیت کا جُوا اپنے کندھوں سے اتار پھینکا ہے۔ اور صرف عقل اور دانائی سے کام لینا شروع کیا ہے۔ اس وقت سے وہ علوم و فنون میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ زمانہ حال کے اس نہایت عظیم الشان واقعہ نے ان کو یہ یقین دلا دیا ہے۔ کہ مذہب دراصل دنیاوی ترقی کے خلاف ہے۔ وہ انسان کے دانشمندانہ ارتقا کے راستہ میں سدِ سکندری ہے۔ وہ انسان کو دنیا کے حقائق سے غافل کر کے محض تخیلی تقدس کی آغوش میں ڈال دیتا ہے۔ دراصل اخلاقیات کو انسان کی مادی ترقیات کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ اس وقت یورپ نے الحادی ذہنیت کے سہارے جو سائنس کے عظیم الشان کارنامے کئے ہیں۔ وہ اس صورت میں ناممکن ہوتے۔ اگر وہ عیسائیت کے ساتھ ہی چمٹا رہتا۔ چنانچہ ہفت روزہ "آفاق" میں مولانا سید ابوالنظر رضوی نے "بہترین ادب صد ۹۲" سے ایک اقتباس اپنے مضمون "چند اسلامی اصول اور تعمیر ملت کا نیا نظام" میں نقل کیا ہے۔ جو ہم آفاق سے یہاں نقل کرتے ہیں:۔

"تصوف آج ہمارے لئے مردہ روایت سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ جبکہ مادیت ایک زندہ اور ٹھوس حقیقت بنی ہوئی ہے۔ ہم مادہ پرست ہو گئے ہیں۔ ستاروں میں اور ستاروں سے آگے جہاں اور ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن ہمارے قدموں تلے ایک مٹیالی دھڑکتی ہوئی زمین ضرور ہے۔ اور زمین سے اس قرب کا احساس آج ہم میں بہت شدید ہو گیا ہے۔ اسے محض جذباتیت کہہ کر نہیں ٹالا جا سکتا اور پھر اگر مادیت خالی خولی مادی عمل کا نتیجہ ہوتی۔ تو اسے نظر انداز بھی کیا جا سکتا تھا۔ لیکن وہ تو ایک زبردست روحانی قوت بن گئی ہے۔ جو ہمارے عصر کی داخلی انفرادیت کو جذب کئے ہوئے ہے روحِ عصر ایسی چیزوں میں ظہور کرتی ہے۔ جو داخلی عقیدہ کی قوی ترین سمتوں کو جذب کئے رہتی ہیں۔ یہ سمتیں اس سماج کے لئے اس عہد میں ایک روحانی مسئلہ بن جاتی ہیں۔"

اس اقتباس میں شاید اسلام کی جگہ لفظ تصوف استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہ ایک اچھا اشارہ ہے جس سے ہمارے اس متذکرہ بالا خیال کی تائید ہوتی ہے۔ کہ ہمارے مغربی تعلیم یافتہ لوگ دین اسلام کے متعلق ایک بنیادی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ جس غلط فہمی میں انہیں یورپ کی گذشتہ چند ترقی و عروج کی صدیوں کی تاریخ کے مطالعہ نے ڈال دیا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ بعض وقت تصوف کا لفظ بعض علمائے حق نے وسیع ترین معنی میں استعمال کیا ہے۔ اور ان معنی میں اس کو اسلام کا مترادف سمجھا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ لفظ ان عجمی اثرات کو جو قرونِ وسطیٰ اور اواخر میں مسلمان علماء پر بھی پڑے۔ ظاہر کرنے کے لئے فلیش لائٹ کا کام دے سکتا ہے۔ اگر اس عبارت کے لکھنے والے کے ذہن میں لکھتے وقت رہبانی مذاہب کا تصور نہ ہوتا۔ اور دین اسلام کا صحیح ادراک ہوتا۔ تو اس عبارت کے لکھنے کی اسکو ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی۔

کتنی حیرت کی بات ہے۔ کہ جس اسلام نے یورپ کو رہبانی عیسائیت سے نجات دلائی تھی۔ آج ہمارے صوفیاء اور علماء نے بعض رہبانی طریقے اختیار کر کے خود اسلام ہی کے چہرۂ منور پر اپنے مظنونہ اور موہومہ تاریکیوں کے ایسے پردے چڑھا دیئے ہیں۔ کہ جب مغربی [illegible] ہی تہذیب کی عینک سے ہم اسکو دیکھتے ہیں۔ تو اسکو محض چند مذہبی رسومات اور تخیلات کا بنڈل خیال کرنے لگتے ہیں۔ اور اس کو بھی اسی لاٹھی سے ہانک دینا چاہتے ہیں۔ جس لاٹھی سے یورپ کے لوگوں نے عیسائیت کو ہانک دیا۔ مندرجہ بالا اقتباس درج کرنے کے بعد جناب رضوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"لیکن تعجب ہے۔ کہ ترقی پسند ادیبوں کے دشمن مشہور صحافی مصنف ابوسعید بزمی بھی وہی فرما رہے ہیں۔ جو ابھی سطور بالا میں آپ مطالعہ فرما چکے۔ "عربوں کے زوال کا سبب نہ تو ان کی اخلاقی پستی ہے۔ اور نہ اسلام سے دوری۔ بلکہ صرف یہ کہ ان کے پاس بجلی اور بھاپ کی تسخیر کا وہ حربہ نہیں ہے۔ جس سے مغربی حریفوں کا مقابلہ کر کے ان سے اپنی طاقت کا لوہا منوا سکیں۔
(تاریخ انقلاباتِ عالم صد ۵۸)

"عرب آج بھی انہی صفات کے حامل ہیں۔ جنہوں نے ساڑھے تیرہ سو سال قبل ان کو دنیا کی سب سے ممتاز قوم بنا کر ساری دنیا کے لئے انسانیت و تہذیب کا معلّم بنا دیا تھا۔ لیکن آج چونکہ ان کے ہاتھ میں بجلی اور بھاپ کی طاقتیں نہیں ہیں۔ اور قوائے فطرت کو تسخیر کرنیوالے نئے علوم کی چاشنی ان تک نہیں پہنچ سکی ہے۔ اس لئے یورپ کی دنیائے صنعت کے مقابلہ میں ہیچ ہو کر رہ گئے۔" (تاریخ انقلابات عالم صد ۵۷)

نئے علوم۔ صنعتی ترقیات۔ فوجی طاقت۔ ایٹم کے کارخانے اگر قوموں کو انسانیت و تہذیب کا علمبردار بنا سکتے۔ قومی صلاحیتوں کو نمایاں کرنے میں پیغمبروں کی کمی کو پورا کر سکتے۔ وحی کے ذریعہ علم کو غیر ضروری بنا سکتے۔ اور اخلاقی قدروں کی قیمت گرا سکتے ہیں۔ تو پھر صاف الفاظ میں کیوں اس چیز کا اعتراف نہ کر لیا جائے کہ آج کی ترقی یافتہ زندگی میں مذہب و اخلاق کی کوئی جگہ نہیں۔ یہی بات کسی ترقی پسند نے کہہ دی تو گناہ ہو گیا۔ اور یہی بات اگر کوئی سچا مسلمان کہہ دے۔ تو کوئی جرم نہیں۔

آنچہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب

مسلم سوسائٹی بے یقینی کا شکار ہو چکی۔ سچائیوں کو پسِ پردہ رکھ سکنے کی کوشش دیر تک کامیاب نہیں رہ سکے گی۔ ہمیں زندہ پارٹیوں کی طرح ٹھوس زندگی کے مسائل۔ مشکلات۔ پیچیدگیاں۔ اور اسباب و نتائج دریافت کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے۔ مالیخولیائی خوف کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ قرآن مجید کے پاس اگر کوئی ایسا مکمل فکر ہے۔ جو ہمارے مفاد پرستانہ رجحان کو سنبھال سکتا۔ اور تاریخی زندگی کے قوانین بتا سکتا ہے۔ تو وہ سامنے آ کر رہے گا۔ ورنہ وہی ہوگا۔ جو ہونا چاہیئے۔" (آفاق ۲۸ اگست ۱۹۴۹ء)

ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہ صرف ایک کچوکا ہے۔ جو رضوی صاحب موجودہ صوفی منش اور رہبانی ملّا کو لگانا چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ اس خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ جس میں وہ پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن ایسے طریق تحریر کا اگر یہ منشا نہیں ہے۔ اور بظاہر الفاظ سے ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے۔ تو ہمیں یہ عرض کرنا ہے۔ کہ نئے علوم۔ صنعتی ترقیات۔ فوجی طاقت ایٹم کے کارخانے بیشک بڑی طاقت ہیں۔ اور آج الحادی مغرب ان پر جتنا بھی چاہے ناز کرے کر سکتا ہے۔ لیکن ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔ کہ رضوی صاحب نے یہ نتیجہ کس طرح نکال لیا ہے۔ کہ یہ چیزیں پیغمبروں کی کمی کو پورا کر سکتی ہیں وحی کے ذریعہ علم کو غیر ضروری بنا سکتی ہیں اور اخلاقی قدروں کی قیمت گرا سکتی ہیں۔

یہ اسی طرح کی بات ہے۔ جس طرح دو ٹانگے ہوں۔ ایک پر تو کوچوان بیٹھا ہو۔ اور دوسرے پر کوئی کوچوان نہ ہو۔ مگر وہ ٹانگہ جس پر کوئی کوچوان نہ ہو۔ کوچوان والے ٹانگے سے آگے نکل جائے۔ تو یہ کہا جائے۔ کہ اس ٹانگے کے آگے نکل جانے نے کوچوان کو غیر ضروری ثابت کر دیا ہے۔ یا چونکہ فلاں جہاز میں کمپاس نہیں ہے۔ اور وہ دوسرے جہاز سے جس میں کمپاس ہے۔ تیز چلتا ہے۔ اس لئے ثابت ہو گیا۔ کہ کمپاس فضول چیز ہے۔ یا یہ کہ چونکہ عمرو موچی جو بے علم ہے۔ نہایت اعلیٰ قسم کا جوتا سی سکتا ہے۔ اور زید جو مدرسہ کا استاد ہے۔ نہیں سی سکتا۔ اس لئے علم بے فائدہ ہے۔ ہمیں یاد آیا۔ کہ ہمارے شہر میں تین بھائی تھے۔ جن کا ہاکی بنانے کا کارخانہ تھا۔ دو بھائی ہاکیاں بنایا کرتے۔ ایک جو تعلیم یافتہ تھا۔ خط و کتابت لین۔ دین آرڈر حاصل کرنے اور اسی قسم کا کام کرتا تھا ان میں ہمیشہ جھگڑا رہتا۔ دستی کام کرنے والے کلرک بھائی کو یہی طعنہ دیا کرتے۔ کہ تو کرتا کیا ہے۔ حالانکہ اگر وہ کام پیدا نہ کرتا۔ تو کارخانہ چل ہی نہیں سکتا تھا۔

اسی طرح رضوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یورپ نے نئے علوم۔ صنعتی ترقیاں۔ فوجی طاقت اور ایٹم کے کارخانے چونکہ بنا لئے ہیں۔ اس لئے پیغمبروں کی کمی پوری ہو گئی ہے

بقیہ ملاحظہ ہو صفحہ ۲ پر

چودھری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے مبلغ امریکہ حیدر آباد دکن میں

مخلصانہ خیر مقدم - دعوتیں اور تقریریں

(از مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل ہائی کورٹ یادگیر دکن)

عید الفطر کی نماز کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن نے اس امر کا اعلان فرمایا کہ ہمارے سلسلہ کے امریکہ کے مبلغ جناب چودھری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے جو سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم حیدر آباد کے داماد ہیں بذریعہ طیارہ آج سہ پہر آ رہے ہیں۔ احباب ان کے استقبال کے لئے تشریف لے جائیں۔ چنانچہ باوجود عید کی مصروفیات کے احباب اپنے بھائی کے استقبال کے لئے ایئر پورٹ پر جو حیدر آباد سے ۱۴ میل دور ہے تشریف لے گئے جماعت احمدیہ سکندر آباد کی طرف سے امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب معہ دیگر احباب اور حیدر آباد کی جماعت کے افراد بھی موجود تھے۔

طیارہ سے سب سے پہلے آپ اترے۔ جماعت کے احباب نے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ گو ہمارے بھائی کا قیام حیدر آباد میں مختصر تھا اور پھر ان کے اہل و عیال بھی یہیں تھے اس کے باوجود ان کے قیام کا زیادہ حصہ احباب جماعت کو روحانی غذا کے پہنچانے میں ہی گذرا۔

مؤرخہ ۲۹ جولائی ۱۹۴۹ء احمدیہ جوبلی ہال میں تمام احباب جماعت سے آپ کا تعارف کرایا گیا۔ آپ نے خطبہ جمعہ کے ذریعہ سب احباب کا شکریہ ادا کیا اور اختصاراً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ کا خلاصہ بیان فرمایا جو حضور نے حضرت نواب محمد الدین صاحب کے متعلق ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے ساتھ آپ نے اختصاراً امریکہ میں تبلیغ اسلام کی مشکلات۔ طریق کار وہاں کی جماعت کے افراد کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جماعت کو مختلف دوروں میں مختلف کاموں پر زیادہ زور دینا پڑا ہے۔ کبھی تنظیم۔ کبھی تربیت کبھی مسائل پر زیادہ زور۔ کبھی تالیف کتب و اشاعت وغیرہ پر لیکن موجودہ دور میں دنیا کی حالت سب سے زیادہ ہم سے ہمارے نیک عملی نمونہ کی متقاضی ہے یعنی ویسے نمونے کی جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی آئینہ ہو۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے آپ کو عملاً سچے احمدی بنائیں اور اپنے عمل سے اپنا حقیقی مسلمان ہونا ثابت کریں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ عملی مسلمان بننے میں ہمارا قدم کہاں تک پہنچا ہے تاکہ ہماری زندگی کی ہر گھڑی اس بات کی شہادت دے کہ ہم نے جان، مال، عزت، آبرو کو خدا کے لئے پیش کر دیا۔

ماہ شوال کے پہلے ہفتے میں سب سے پہلے مکرم امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد و جناب مولوی سید بشارت احمد صاحب ایڈووکیٹ نے آپ کے اعزاز میں دعوتِ طعام دی اور جماعت کے دیگر احباب کو مدعو فرمایا۔ اسی طرح آپ کے عزیز و اقارب نے بھی آپ کی دعوت فرمائی۔ احباب جماعت نے مختلف اوقات میں آپ سے تبادلہ خیالات کے ذریعہ امریکہ اور دوسرے ممالک میں سلسلہ کی تبلیغ سے متعلق معلومات حاصل کئے۔

بتاریخ ۵ اگست ۱۹۴۹ء حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد نے آپ کو بعض دیگر احباب جماعت کے ساتھ دعوت طعام پر مدعو فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے سکندر آباد کی جماعت کو خطبہ کے ذریعہ مستقبل و حال کی جماعتی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ حضرت امیر المومنین نے ۱۵ سال پہلے اس بات کا اللہ تعالیٰ سے علم پا کر جماعت کو توجہ دلائی۔ پھر خصوصاً نوجوانوں کو خدام الاحمدیہ کے ذریعہ متوجہ کیا کہ وہ اپنی روحانی تربیت کریں۔ اور ہر نوجوان اپنے آپ کو تنہا جماعت کا ستون سمجھے۔ اور یہ ذہن نشین کر لے کہ اگر وہ کمزور ہو گیا تو احمدیت کی عمارت کمزور ہو جائے گی بلکہ گر پڑے گی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ہر نوجوان کو احمدیت کے ستون بننے کی ضرورت خدام الاحمدیہ کے قیام کے وقت تھی تو آج یہ ضرورت اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اور اس قسم کے بیسیوں مشکلات ہیں جن کی وجہ سے آپ جب تک یہ نہیں سمجھیں گے کہ میں تنہا ہی ساری جماعت کی اندرونی تعلیم و تربیت کا ذمہ وار ہوں اور بیرونی طور پر مقامی تبلیغ اور دنیا کے گوشہ گوشہ تک احمدیت کے پہنچانے کا ذمہ وار ہوں۔ اس طرح اپنے آپ کو تنہا ذمہ وار نہ سمجھیں تو سلسلہ کا کام مکمل طور پر نہ ہو سکے گا۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین نے خصوصیت سے اس طرف جماعتوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنے اپنے مقامات پر سلسلہ کی خدمت اس طرح کریں کہ وہاں قادیان کے مرکز کے تابع ہر جگہ ایک ایک مرکز بنا لیں تاکہ سلسلے کا کام مضبوط و مستحکم بنیادوں پر ترقی پاتا چلا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ احباب کو ابتلاؤں سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ مومن اپنے سارے کاموں کو خدا کے سپرد کرتا ہے۔ ہمیں اب یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ ہر انسان کی عزت۔ جان۔ مال جب تک خدا کی حفاظت اس کے ساتھ وابستہ نہ ہو کیا حقیقت رکھتی ہے۔ ہمیں اب یہ چاہیئے کہ وقف زندگی کی صورت میں ان اشیاء کو خدا کے سپرد کر دیں تا خدا زیادہ سے زیادہ ہم سے راضی ہو اور آپ ہی ہر چیز کی حفاظت کا وہ خود ذمہ وار ہو جائے کہ جو اس کے ہو جاتے ہیں وہ اس کا ہو جاتا ہے۔ خطبہ کے بعد جماعت سکندر آباد نے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جواب ایڈریس میں آپ نے امریکن جماعتوں اور مبلغین سلسلہ اور اپنی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ . . . .

امریکہ کی جماعتوں کے تفصیلی حالات بتائے۔ وہاں کی سولہ جماعتوں اور سلسلہ کے باقی مبلغین کے لئے جو ساری دنیا میں تبلیغ کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ خصوصیت سے دعا کی درخواست کی۔

شوال کے دوسرے ہفتہ میں جماعت کے بعض اور احباب کو دعوتوں کا موقعہ ملا۔ اور ہر موقعہ پر ہمارے مخلص بھائی نے اپنی طرف سے مدعوئین کی خدمت میں روحانی غذا پہنچائی اور جماعت کے اجتماعات کے عمدہ پیرایہ میں سلسلہ کی باتوں کو ان کے کانوں تک پہنچایا۔ چنانچہ جناب مولوی مومن حسین صاحب نے خلیل صاحب کے اعزاز میں دعوت طعام دی جس میں علاوہ احمدی احباب کے غیر احمدی معززین کو بھی جا ریہ مدعو کیا۔ اور دو گھنٹہ تک تبلیغی امور سے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ اس کے بعد آپ کے اعزاز میں محمد اسمٰعیل صاحب مبشر جنت کنٹہ نے معہ دیگر احباب جماعت کے دعوت طعام دی۔

مؤرخہ ۱۴ اگست بروز جمعہ جماعت احمدیہ حیدر آباد کے ذکور و اناث و اطفال کا ایک اجتماع جوبلی ہال میں ہوا جس میں آپ نے ایک تفصیلی تقریر فرمائی۔ جس میں جماعت کو توجہ دلائی کہ کس طرح خدا کے خلیفہ کو اللہ تعالیٰ نے وقت سے پہلے مطلع کیا تھا کہ جماعت پر آئندہ ابتلاؤں کا زمانہ آنے والا ہے۔ جس کے لئے حضور نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا۔ جماعت کے نوجوانوں کی روحانی ٹریننگ فرمائی۔ جماعت کو وقف جیسے اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی۔ نوجوانوں نے اپنی زندگیاں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے وقف کیں۔ پھر خدا کے خلیفہ نے کس طرح جلد جلد سارے مبلغین کو دنیا کے ہر گوشہ گوشہ میں پھیلا دیا۔ ادھر دنیا پہلی جنگ سے فارغ ہوئی ادھر خدا کے خلیفہ نے تحریک جدید کے مبلغین کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلا دیا۔ اور دوسری طرف جماعت کو انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اطفال میں تقسیم فرما کر ان کی روحانی تربیت فرمائی۔ اگر اس روحانی ٹریننگ سے ہم کو حصہ نہ ملتا اور ہم اپنی زندگیوں کو سادہ سے سادہ نہ بناتے تو آج دنیا میں ہمارا وہ مقام نہ ہوتا جو اب ہے۔

پھر آپ نے تفصیل سے بتایا کہ کتنے مبلغین اس وقت ساری دنیا میں سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں اس کے بعد آپ امریکہ کے ملک کی وسعت۔ وہاں کے تبلیغی کام کے لئے آدمیوں کی ضرورت۔ رقم کی ضرورت ان امور پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ گو ہماری جماعت کا کام ملک کی وسعت و دیگر وسعتوں کے اعتبار سے تو بے شک کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ لیکن اس نسبت سے کہ جماعت نے پہلے سالوں کی نسبت کیا ترقی کی اور جو بیج وہاں بویا گیا اس نے کتنا بڑا درخت بننا ہے وغیرہ اس نسبت سے اس کام کی اہمیت سمجھی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے وہاں کی تبلیغی مشکلات کا ذکر کیا۔

پھر آپ نے امریکن جماعتوں کی قربانیاں، مرزا منور احمد صاحب مرحوم کی خصوصی قربانی اور امریکن جماعتوں کی جدید تنظیم اور ان کو قرآن حدیث۔ مسائل فقہی و نماز وغیرہ کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ کرنے کا ذکر فرمایا اور ان سب کی طرف سے دعا کی درخواست کی اور امریکن جماعتوں کا السلام علیکم پہنچایا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہے گا تو مستقبل قریب میں وہاں کی جماعتیں اپنے بوجھ کو کامل طریق سے اٹھا سکیں گی۔ بلکہ زائد مبلغین کا حتی الامکان خرچہ برداشت کریں گی بشرطیکہ جماعت کی مسلسل دعائیں اپنی خاص دعاؤں سے ان کی مدد کریں۔

جناب سیٹھ محبوب عالم صاحب نے مؤرخہ ۱۸ اگست بروز جمعرات چودھری خلیل احمد صاحب ناصر کے اعزاز میں ایک دعوت طعام دی۔ جس میں معززین سلسلہ و دیگر غیر احمدی احباب کو مدعو فرمایا۔

۱۹ اگست بروز جمعہ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ حیدر آباد نے آپکی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ مولوی عبد القادر صاحب صدیقی نے جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امریکہ میں جانے والے سارے احمدی مبلغین کو ایک گونہ تعلق حیدر آباد کی جماعت سے رہا ہے۔ لیکن چودھری خلیل احمد صاحب ناصر کا خاص تعلق جماعت سے روحانی و جسمانی ہے ۳۰ اگست کو جماعت حیدر آباد اور سکندر آباد نے دعاؤں کے ساتھ آپکو ہوائی [illegible]

درخواست دعاء

میری والدہ محترمہ کو عرصہ بیس پچیس روز ہوئے کہ ایک کتے نے جس پر دیوانہ ہونے کا شک تھا کاٹا تھا۔ والدہ محترمہ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار شمس الدین سیال

اعلان

لاہور کے جملہ شہید بیرالان و ذی اثر و اقتدار حضرات کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے کہ وہ اپنے مکمل پتہ و فون نمبر سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

ابو البشارت عبد الغفور مبلغ سلسلہ احمدیہ لاہور بیرون دہلی دروازہ

احمدی مبلّغ سیرالیون (مغربی افریقہ) سے پاکستان میں

دلچسپ حالاتِ سفر

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل سابق مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ)

(۴)

دمشق سے بغداد

دمشق سے ۱۶ر جون کو بذریعہ لاری بغداد پہنچا اور مکرم الحاج عبداللطیف نور محمد صاحب کے ہاں قیام کیا۔ بغداد چونکہ حالات کچھ ناموافق تھے اور مجھے بھی جلدی پاکستان پہنچنا تھا اسلئے صرف دو دن کے مختصر قیام کے بعد بذریعہ گاڑی بصرہ پہنچا اور وہاں سے اگلے دن جہاز پر سوار ہو کر ۲۶ر جون کو بخیریت کراچی پہنچ گیا

بصرہ سے کراچی تک صرف چھ سات دن کا سفر ہے اور خصوصاً گرمیوں میں امیر و غریب سب عام طور پر جہازوں ڈیک پر ہی سفر کرتے ہیں کیونکہ گرمی سخت ہوتی ہے اور کھلی ہوا کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ فسٹ یا سیکنڈ کلاس میں بھی باوجود پنکھوں کے انسان راحت محسوس نہیں کرتا پس اس راستہ آنے والے دوستوں کو بصرہ سے کراچی تک ڈیک پر ہی سفر کرنا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

مسقط اور کراچی کے درمیان جہاز میں رولنگ بہت زیادہ تھا اور سمندر میں اس قدر طلاطم تھا کہ کثرت سے پانی جہاز کے اندر آنے لگا گو ایسا پانی خطرناک نہیں ہوتا۔ کیونکہ ساتھ جلدی سے خارج بھی ہو جاتا ہے۔ تاہم وہ صاحبان جن کا ڈیرا محفوظ جگہ پر نہ ہو پانی کی زد میں آکر تکلیف اٹھاتے ہیں۔ میرا چونکہ اس راستہ سفر کرنے کا پہلا موقعہ تھا اور تجربہ نہ تھا میں نے اپنا بستر و سامان وغیرہ جہاز کے کنارے کے پاس ہی ایک کھلی جگہ ڈیک پر بچھایا ہوا تھا ایک دن ہم سب اور تین چار عربی اسجگہ اکٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ یکدم شدید طوفان شروع ہو گیا اور قبل اس کے کہ ہم اپنا آپ سنبھالتے سمندر کی دو تین لہریں یکے بعد دیگرے جہاز میں ہمارے اوپر آپڑیں۔ کھانے کا تو کچھ سراغ ہی نہ ملا۔ میرے بچے اس قدر ڈرے اور گھبرا گئے کہ گویا وہ سمندر میں ہی جا پڑے ہیں۔ باقی سامان اور ہمارے کپڑوں کی کچھ وقت تک یہ حالت رہی کہ گویا سب کچھ پانی میں ڈوب گیا ہے۔ چنانچہ ٹرنکوں وغیرہ میں بھی پانی چلا گیا۔ آخر جب پانی بند ہو گیا تو تمام کپڑوں اور سامان کو صاف پانی سے دھونا پڑا جس پر کئی گھنٹے صرف ہوئے اور پھر بمشکل جگہ بدل کر جہاز کے وسط میں ایک اونچی جگہ پر جا ڈیرا لگایا اور اس طرح ان لہروں سے نجات ہوئی۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ نہ صرف ہمارے ساتھ یہ معاملہ ہوا ہے بلکہ بیسیوں اور لوگ بھی اس رنگ میں سمندر میں غسل کر چکے ہیں۔ میرے اس تلخ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آئندہ اس راستہ سفر کرنے والے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ہوا خوری اور گرمی کا زیادہ خیال نہ کریں اور ہمیشہ جہاز کے وسط میں کسی اونچی اور اوپر سے محفوظ جگہ ڈیرا لگائیں۔ جہاں پانی بہہ کر اسکے اوپر نہ سے گرے۔

مشرق وسطیٰ اور پاکستان میں اسلام

مذکورۃ الصدر ممالک کے سفر کے دوران میں میں اس امر پر بہت غور کرتا اور ہر جگہ کے حالات کا مطالعہ و موازنہ کرتا رہا ہوں کہ اگر احمدیت کو ایک لمحہ کے لئے علیحدہ کر لیا جائے تو کیا دنیا میں کوئی ایسی صورت کوئی ایسا طریق کوئی ایسی قوم یا گروہ یا اسلامی ملک بھی ہے جس کے ذریعے اسلام پھر زندہ ہو سکے اور گرے ہوئے مسلمان اسکے سہارے پر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اسلام کی قوت و شوکت کو دنیا میں دوبارہ قائم کر سکیں۔ اس خیالی سے بلاد عربیہ کا میں نے خاص طور پر مطالعہ کیا مگر افسوس کہ کسی جگہ بھی مجھے ذرہ بھر امید افزا حالات نظر نہیں آئے اور ہر طرف مایوسی اور پستی ہی پستی نظر آئی اور یوں معلوم ہوا کہ گویا طاغوتی لشکر اور مغربیت مسلمان قوم کو روحانی لحاظ سے روز بروز ظلمت و ذلت کے بحر ذخار میں ڈبوئے چلا جا رہا ہے اور اب سوائے آسمانی ملاح اور خدائی کشتی یعنی احمدیت کی صورت میں خدا تعالیٰ کی طرف ان کے بچاؤ اور حفاظت کے لئے اتاری گئی ہے اور کوئی صورت ایسی نہیں جس سے دوبارہ انفرادی اور جماعتی لحاظ سے مسلمان اپنے آپ کو محفوظ کر سکیں اور موجودہ بھنور سے نکل کر دنیا میں صدر اسلام کی قدیمی روایات کو قائم کرتے ہوئے ایک اعلیٰ با عزت اور با قوت و شوکت قوم بن کر پھر تاریخ اسلام کا اعادہ کریں۔

بلاد عربیہ کا تو یہ حال ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر اب عرب قوم مغربی اقوام کے پنجے میں ایسی بری طرح سے پھنس چکی ہے کہ اب بظاہر اسلام ان سے کسی امداد کی امید نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ لوگ اس سرعت سے مغربیت کی نقل کرتے چلے جا رہے ہیں (خصوصاً ان کی برائیوں کا) کہ گویا اب وہ حقیقی اسلام کو اپنے آپ سے کوسوں پیچھے چھوڑ چکے ہوئے ہیں۔ گو اسلام کا نام اور ظاہری تقاریب و روایات ہر جگہ باقی ہیں۔ مگر اسلام کی حقیقی روح اور شان کہیں نظر نہیں آتی صرف شام ہی ایک ایسا ملک نظر آتا ہے۔ جہاں اب بھی اسلامی روح اخلاص اور ایمان کی کسی قدر جھلک نظر آتی ہے۔ لیکن وہاں بھی سیل مغربیت معصوم اور نہتے مسلمانوں کو اپنے دام فریب اور اپنی دجالیت کے سمندر میں تیزی سے ہڑپ کرتا چلا جا رہا ہے۔ گو پاکستان میں بھی مغربیت اور بے دینی اور دنیاداری اپنا جال پورے طور پر بچھائے بیٹھی ہے تاہم اگر نسبتی لحاظ سے غیر جانبدارانہ طور پر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ گویا جب بیرونی ممالک میں عملی طور پر اسلام کی بے حرمتی اور بے قدری کی گئی اور بیرونی دلوں نے اسکی کما حقہ قدر کرنا چھوڑ دی تو اسلام پاکستان و ہندوستان میں آ پناہ گزیں ہوا ہے صحیح حالات کا موازنہ کرنے سے یہی محسوس ہوتا ہے کہ یہاں کی تمام روحانی بیماریوں کو اکٹھا کر کے یہاں کے مسلمان پر تھوپنے کے باوجود بھی اوسطاً یہاں کا مسلمان بیرونی ممالک کے مسلمان سے اپنے اسلام اور ایمان و اعمال میں اچھا اور بہتر ہے۔ واللہ اعلم

کراچی سے کوئٹہ اپنے آقا کے حضور

کراچی پہنچ کر معلوم ہوا کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کوئٹہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ چنانچہ وہاں دو تین دن کے قیام کے بعد کوئٹہ روانہ ہوا اور ۱۲½ سال کے لمبے عرصہ کے بعد اپنے پیارے آقا و مولیٰ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضور نے از راہ شفقت ناسازیٔ طبع کے باوجود تقریباً آدھ گھنٹہ ملاقات کا شرف بخشا۔ دوسرے دن جمعہ تھا حضور کا خطبہ سننے اور حضور کی قیادت میں نماز ادا کرنے کا اشتیاق دامنگیر تھا اور اس انتظار میں دل کی عجیب کیفیت تھی۔ آخر حضور نماز کے لئے تشریف لائے۔ خطبہ شروع ہوا۔ جونہی کہ میں نے حضور کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ یکلخت دل کی گہرائیوں سے ایسے گداز اور جوش سے الحمد للہ رب العالمین کے الفاظ لبوں پر آئے کہ ساتھ ہی آنکھوں سے ٹپ ٹپ کر کے آنسو گرنے شروع ہو گئے۔ میں نے اپنی خوش قسمتی پر فخر و شکر کیا کہ رب العالمین کا مجھ پر یہ کس قدر فضل و احسان ہے کہ اتنے سالوں کے بعد مجھے اس مبارک یوم الجمعہ میں یہ مبارک موقعہ نصیب ہوا کہ میں یہاں سے ہزاروں میل دور افریقہ کے مجاهل اور جنگلات میں اشاعت احمدیت کے ایک ادنیٰ ترین سپاہی کی حیثیت سے اپنے ظرف، طاقت اور علم کے مطابق خدمت اسلام کی کسی قدر توفیق پا کر آج پھر اپنے پیارے آقا و امام کے قدموں میں بیٹھ کر اس کے مبارک وجود کی زیارت اور اس کا پیارا کلام سننے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

میں انہیں خیالات میں محو اپنی پرنم آنکھوں سے حضور کے چہرہ کی طرف ٹکٹکی لگائے بیٹھا تھا کانوں میں حضور کی آواز بھی آرہی تھی کہ یکدم بجلی کی طرح ایک خیال نے مجھے کسی اور طرف متوجہ کر دیا اور یوں محسوس ہوا کہ گویا غیب سے کوئی مجھ سے یوں خطاب کر رہا ہے کہ اے نالائق! اگر تجھ پر ہمارا فضل اور نظر کرم نہ ہوتی تو کب تو اس قابل تھا۔ کہ تجھے یہ شرف بخشا جاتا۔ اے نااہل انسان! یہ سب ہمارا ہی تجھ پر لطف و احسان ہے کہ ہم نے میدان جہاد میں تمہارا داخلہ منظور کر لیا اور تجھے کسی قدر موقعہ دیا ورنہ تجھ میں ہمارے دین کی خدمت اور ہمارے خلیفہ کی مقدس فوج کا سپاہی بننے کی ذاتی اہلیت کہاں واین الثریٰ من الثریا۔ پھر یہی غیبی آواز پلٹا کھا کر یوں گویا ہوئی کہ اے غدار و نابکار انسان تو یہ بھی تو سوچ کہ کیا ان بارہ تیرہ سالوں میں تو نے ہم سے کچھ حاصل بھی کیا؟ کسی بہتری پر پہنچے بھی ہو؟ کوئی روحانی معرکہ بھی مارا ہے اور قدمو لانفسکم والی پونجی بھی کسی قدر جمع کی ہے؟ یا اپنی جوانی کا بہترین حصہ یونہی ضائع کر کے خالی ہاتھ ہمارے محبوب خلیفہ کے دربار میں آدھمکے ہو اس کڑے اور عجیب و غریب سوال کا تسلی بخش جواب باوجود دل و دماغ پر بوجھ ڈالنے کے مجھے کوئی نہ مل سکا کیونکہ نہ تو دلِ ناتواں نے ہاں کرنے کی جرأت کی اور نہ ہی نفی میں جواب دینا درست سمجھا۔ ہاں کچھ لمحات کے بعد اسی دل کا اتنا جواب ضرور کسی قدر میرے تن بدن کی تسکین کا موجب ہوا کہ اللہ و رسولہ و خلیفتہ اعلم۔

ادھر یہ جواب ملا اور ادھر اقامت کی آواز نے مجھے چونکا دیا اور ہوش سنبھال کر غور جو کیا تو دیکھا کہ بارک ہوس کوئٹہ کے صحن میں صف اول میں اپنے آقا کے عین پیچھے کھڑا رکعت اولیٰ میں حضور کی دلکش اور سریلی آواز سے متمتع ہو رہا ہوں۔

کوئٹہ سے لاھور

کوئٹہ سے یکم جولائی کو روانہ ہو کر دو جولائی کی شام کو لاہور پہنچا سٹیشن پر اپنے اعزا و اقارب و جماعت لاہور سے شرف ملاقات حاصل ہوا اور دل خوشی کی لہروں میں جھومنے لگا لیکن ساتھ ہی مسیح پاک علیہ السلام کی مقدس بستی قادیان شریف سے اتنی لمبی جدائی کے بعد بھی انقلاب دہر کا مجھے لاہور سے آگے نہ جانے دینا اور اس ام القریٰ تک نہ پہنچنے دینے کا دکھ ایک انگارہ بنکر دل کے ایک کونے میں سلگنا شروع ہو گیا اور ایسا سلگا کہ اب ہماری اس جان سے پیاری ارض مقدسہ کی مسجد اقصیٰ کا آب لال اور حضرت کے موعود مسیح و ۴ مہدی علیہ السلام اور اسکے درویشوں کی زیارت ہی اس آگ کو بجھا سکے گی سوائے مسیح قادیان کے موعود فرزند ارجمند اور مقدس خلیفہ اور شمع قادیان کے وفادار پروانو هل منکم من یحن الی و یخفف حرقة قلبی و یجملنی الی... الی قادیان؟

پاکستان کی صنعتی ترقی پر ایک نظر

حکومت پاکستان نے صنعتوں پر وفاقی کنٹرول ایکٹ ۱۹۴۹ء کے تحت ۲۰ بڑی صنعتوں کی ترقی اپنے ذمہ لے لی ہے۔ اور منظم اقتصادی بنیاد پر ملک کی صنعتی ترقی کے طریقے اور ذرائع معلوم کرنے کے لئے ایک صنعتوں کی مشاورتی کونسل قائم کر دی ہے۔ اس کے علاوہ سات بڑی صنعتوں کے مشورہ کے واسطے مشاورتی کمیٹیاں قائم کر دی ہیں چونکہ تیل اور معدنیات کے متعلق مراعات دینا اب مرکزی حکومت کے ذمہ ہے۔ اس لئے محکمہ مراعات معدنیات کے نام سے ایک نیا محکمہ بھی کھولا گیا ہے

پٹ سن اور پٹ سن کی ملیں!

پاکستان کو اعلیٰ قسم کے پٹ سن کی اجارہ داری حاصل ہے۔ اور یہاں پٹ سن کی ۷۰ لاکھ گانٹھیں سالانہ پیدا ہوتی ہیں۔ جن کی قیمت ایک ارب دس کروڑ روپیہ ہوتی ہے۔

باہر بھیجنے سے قبل پٹ سن کی گانٹھیں تیار کی جاتی ہیں۔ اس وقت پاکستان میں پٹ سن کی گانٹھیں باندھنے کے زائد از ۳۰ کارخانے ہیں۔ مزید ۱۳ کارخانے خریدے جا چکے ہیں۔ اور ۵ مزید کارخانے خریدنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ عنقریب ۳ ملیں کھل جائیں گی۔ جن میں ٹاٹ اور بورے بنائے جائیں گے۔ ان کے علاوہ تین اور ملیں قائم ہو گئیں۔ تو ملک کی تمام ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ دو کارخانہ دار مل کر چٹاگانگ میں دو ملیں کھولنا چاہتے ہیں۔ اور ایک کارخانہ کی تو مشین بھی چٹاگانگ پہنچ چکی ہے

سوتی کپڑے کی صنعت

پاکستان میں سوتی کپڑے کی چار چار سو پونڈ کی ۱۲,۵۰,۰۰۰ گانٹھیں ہر سال تیار ہوتی ہیں۔ یہاں ۱۰ کارخانے ہیں جو دو پالیوں میں کام کر کے ہر ماہ پندرہ پندرہ سو گز کپڑے کی ۵,۰۰۰ گانٹھیں اور چار چار سو پونڈ سوت کی ۷,۵۰۰ گانٹھیں تیار کرتے ہیں۔

ملک کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر حکومت نے سوتی کپڑے کے کارخانے قائم کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور توقع ہے کہ ۱۹۴۹ء کے آخر تک سوتی کپڑے کے ۵ نئے کارخانے کپڑا تیار کرنے لگیں گے۔ اور ۱۹۵۰ء تک اس صنعت کی موجودہ پیداوار تین گنی ہو جائے گی ان کارخانوں کے قائم کرنے والوں کو حکومت نے مشین خریدنے اور مشکل الحصول اشیاء کے حصول وغیرہ کے سلسلہ میں پوری امداد دی ہے۔ ملوں کے لئے جگہیں اور قطعات اراضی منتخب کرنے نیز فولاد اور عمارتی سامان کے باہر سے تربیت یافتہ عملہ بلانے میں بھی بہت مدد دی ہے۔ مشرقی بنگال میں صوبائی حکومت ۵۰,۰۰۰ تکلوں کی ایک زبردست مل قائم کرنا چاہتی ہے۔

اُون کی صنعت

پاکستان میں دو کروڑ پینسٹھ لاکھ پونڈ سالانہ اُون ہوتی ہے۔ اور خشکی کے راستے سرحد پار سے ۳۴ لاکھ پونڈ اُون آتا ہے۔ اس طرح پاکستان میں بڑے پیمانہ پر اُون کی صنعت شروع کرنے کے لئے تقریباً تین کروڑ پانچ لاکھ پونڈ اُون مل سکتا ہے۔

اس وقت اُون کاتنے کا صرف ایک کارخانہ ہے۔ مگر بہت جلد مزید ۵ کارخانے قائم ہو جائیں گے۔ اُون کے بٹے ہوئے دو ورسٹڈ تاگے کی کچھ ملیں بہت جلد قائم ہونے والی ہیں۔ اور ان کے علاوہ اونی اور بٹے ہوئے اُونی دو ورسٹڈ تاگے کی دو ملیں اس سال کے آخر تک چلنے لگیں گی۔

حکومت نے بطور تجربہ ایک سال کے لئے بلوچستان میں اُون کے تین مرکز کھولنے منظور کئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پر تین ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ اور ان میں بھیڑوں کو نہلانے ان کا اُون تراشنے اور اُون کی درجہ بندی کرنے کا کام ہوگا۔

چمڑے کی صنعت

پاکستان میں ہر سال بھینس کی ۸۰۰۰۰ گائے کی ۴۵۰۰۰۰ بکری کی ۵۳۰۰۰۰ اور بھیڑ کی ۲۰۰۰۰۰ کھالیں ہوتی ہیں۔ ملک میں دباغت کے کارخانے کام کر رہے ہیں۔ اور مزید کارخانے کھولے جا رہے ہیں۔ کچھ فیکٹریاں بجلی سے کام کرنے والی مشینوں سے جوتے بناتی ہیں۔ حکومت دباغت اور چمڑے کے سامان کی فیکٹریاں قائم کرنے کے لئے مالی امداد دے رہی ہے۔

گھریلو صنعتیں

حکومت گھریلو صنعتوں میں تیار ہونے والے سامان کو پاکستان اور بیرونی ملکوں میں دل پسند بنانے کی ایک زبردست مہم شروع کرنے والی ہے۔ دستی کرگھے سے پارچہ بافی اور ایسی دوسری صنعتیں جن میں سوتی اور اُونی تاگا صرف ہوتا ہے۔ پاکستان کی گھریلو صنعتوں میں بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ توقع ہے کہ پاکستان کی اعلیٰ دستی کام کی چیزیں بیرونی ملکوں میں بہت پسند کی جائیں گی۔

دوائیں

پاکستان میں دوائیں تیار کرنے کی صنعت کو ترقی دینا بہت ضروری ہے۔ ملک میں اس کے لئے ایسا خام سامان وافر مقدار میں ملتا ہے۔ جس سے دوا سازی کی صنعت قائم ہو سکتی ہے۔ حکومت ایک بیورو آف لیبارٹیریز قائم کرنے کی منظوری دے چکی ہے۔ جو ویکسین تیار کر رہا ہے اور بہت جلد سیرا بھی تیار کرنے لگے گا۔ کوئٹہ میں ریفینڈ ڈین ہائیڈروکلورائیڈ وغیرہ بنانے کی ایک فیکٹری قائم ہے۔ اور سینٹونین بنانے کے لئے دوسری فیکٹری عنقریب کھل رہی ہے۔

حکومت آئندہ دو سال میں دوا سازی کے تین نجی کارخانے مغربی پاکستان اور دو مشرقی پاکستان میں قائم کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتی ہے۔

کاغذ سازی

پاکستان میں ہر سال تین کروڑ روپیہ کا کاغذ درآمد ہوگا۔ چنانچہ چٹاگانگ کے قریب ایک جدید طرز کے کاغذ کا کارخانہ قائم ہونے والا ہے۔ توقع ہے کہ ۵۴ ٹن روزانہ کاغذ تیار کرنے والی ایک فیکٹری ۱۹۵۰ء تک کھل جائے گی۔ توقع ہے کہ ۱۹۵۲ء تک اس کے دوگنا اور ۱۹۵۴ء تک ۲۰۰ ٹن روزانہ کاغذ تیار ہونے لگے گا۔

شکر اور پاور الکحل

شمال مغربی سرحدی صوبہ میں مردان کے مقام پر دس ہزار ٹن والی ایک شکر فیکٹری قائم ہو رہی ہے۔ اور یہیں پاور الکحل تیار کرنے کی ایک کارخانہ کھولا جائے گا۔ یہ کارخانہ ایشیا بھر میں شکر اور الکحل تیار کرنے کا سب سے بڑا کارخانہ ہوگا۔ مشرقی بنگال میں بھی الکحل کا ایک کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے۔

اس وقت ایک فیکٹری راولپنڈی میں اور دوسری مشرقی بنگال میں تجارتی پیمانہ پر صنعتی الکحل اور شراب تیار کرتی ہے۔ ان کے علاوہ سندھ اور بلوچستان میں بھی دو چھوٹی چھوٹی ڈسٹلریاں ہیں

نباتاتی تیل

کراچی اور حیدرآباد سندھ میں دو فیکٹریاں کھولی گئی ہیں۔ جو خوردنی تیلوں سے بناسپتی بناتی ہیں۔ بنولہ کے تیل کو صاف کرنے کی مشین بھی ان فیکٹریوں کے ساتھ لگا دی جائیں گی

صابن اور گلیسرین

پاکستان میں صابن سازی گھریلو صنعت کے پیمانہ پر ہوتی ہے۔ یہاں ۱۲ ۸ چھوٹی بڑی فیکٹریاں ہیں۔ جن میں کپڑے دھونے کا صابن بنتا ہے۔ اور ملک کی ضروریات کو کافی ہوتا ہے۔ کراچی میں نہانے اور منہ دھونے کے صابن کا ایک کارخانہ کھل چکا ہے۔ اور مزید ایک کارخانہ کراچی اور بہاولپور میں جلد کھلنے والا ہے

انجینئرنگ

تقسیم کے وقت ہندوؤں کے چلے جانے کی وجہ سے انجینئرنگ کے زیادہ تر کارخانے بند ہو گئے تھے۔ مگر اب ان میں سے بہت سے حسب سابق کام کرنے لگے ہیں۔ اس وقت ڈیل کے ڈبوں کے بلب بنانے اور زیادہ قوت کے عام بلب بنانے۔ بجلی کا سلسلہ قائم کرنے والے پائپ بنانے۔ بیٹریوں کی پلیٹیں بنانے ویلڈنگ الیکٹروڈ بنانے۔ لالٹینیں بنانے اور ٹین کی چادروں سے بچوں کی موٹریں اور کھلونے بنانے کے کارخانے قائم ہو چکے ہیں۔

عنقریب فولاد پگھلانے۔ لوہے کے کام، بیٹریاں بنانے پلاسٹک سے بجلی کا سامان بنانے۔ ٹین کی لالٹینیں بنانے کے کارخانے قائم ہو جائیں گے۔ پنکھے بنانے کا ایک کارخانہ عنقریب میز کا پنکھا اور بڑے بڑے فرشی پنکھے بنانے لگیگا۔

جہاز سازی اور جہازوں کی مرمت

جہاز سازی اور جہازوں کی مرمت کے متعلق صنعتی مشاورتی کمیٹی کا ایک اجلاس کراچی میں ۲۵ جون ۱۹۴۹ء کو منعقد ہوا کراچی میں جہاز سازی کا کارخانہ قائم کرنے کی ضرورت کا احساس تمام ممبروں کو تھا۔ چنانچہ حسب ذیل امور پر غور کرنے اور رپورٹ تیار کرنے کے لئے تین ذیلی کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ خشک گودی بننے تک تیرنی گودی کا فوراً انتظام کرنا آئندہ پانچ سال کے لئے صنعتی پیداوار کی حد معین کرنا اور فنی نگران عملہ کو پاکستان اور بیرون پاکستان تربیت دینے کی اسکیم تیار کرنا جہاز سازی مرمت میں کام آنے والے خام سامان کی باقاعدہ فراہمی کا انتظام کرنا وغیرہ۔

معادن اور معدنیات

پاکستان کے معدنی وسائل کا جائزہ لینے کے لئے ماہرین طبقات الارض کی ایک جماعت سرگرمی سے کام کر رہی ہے، اس وقت پاکستان میں کوئلہ کی پیداوار اس کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔ پاکستان میں چار لاکھ ٹن سالانہ کوئلہ نکلتا ہے۔ اور حکومت پیداوار میں ترقی کی از حد کوشاں ہے۔ کوئلہ کے وسائل کی باقاعدہ ترقی کے لئے حکومت نے میسرز پاول ڈفرن ٹکنیکل سروسز لمیٹڈ کی خدمات حاصل کی ہیں۔ اس کمپنی نے مغربی پنجاب بلوچستان اور سندھ کے کوئلہ کے وسائل کا جائزہ لے لیا ہے — شارغ کی کان (بلوچستان) سے کوئلہ کی پیداوار بڑھانے کی اسکیم پر عمل ہو رہا ہے۔ کوئٹہ میں کوئلہ کی راکھ سے ڈلے بنانے کا ایک کارخانہ ہے۔ اس کے علاوہ دو کارخانے مغربی پنجاب اور بلوچستان میں قائم کرنے تجویز کئے گئے ہیں۔

مشرقی بنگال میں بھورا کوئلہ دریافت ہوا ہے یہ کوئلہ میمن سنگھ میں ۷۰ میل کے علاقہ میں اور سلہٹ میں بھیلیہ کے مقام پر ہے۔ توقع ہے کہ دونوں جگہ کا کوئلہ گھریلو استعمال نیز فیکٹریوں میں استعمال کے لئے موزوں ہوگا۔

تیل کمپنیاں

پاکستان میں دو تیل کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔

آئل کمپنی اور برما آئیل کمپنی۔ اٹک آئل کمپنی مغربی پنجاب میں کھور۔ دھولیاں۔ جویا مائر اور بلکیسر میں کام کر رہی تھیں۔ اور گذشتہ سال اس نے ان مقامات سے ۴۰۰۰ر۸۴ر۹۵ گیلن کروڈ آئیل نکالا۔

برما آئیل کمپنی دانڈیا کنسیشنس لمیٹڈ چکوال دمغربی پنجاب لاڑکانہ آپیمیر یا دمشرقی بنگال) میں تیل کی تلاش کرتی رہی چکوال کے علاقہ میں کمپنی نے تین کنوئیں کھودے۔ جن میں ایک ناکارہ ثابت ہوا دوسرے کنوئیں میں ۸۲۱۴ فٹ کی گہرائی پر تیل ملا۔ اور تیسرا کنوآں اس وقت تک ۹۵۰۰ فٹ کی گہرائی تک پہنچ چکا ہے۔ لاڑکانہ کا کنوآں ۸۰۰۰ فٹ گہرائی تک پہنچ چکا ہے۔ اور اس میں سے گیس نکلا ہے۔

نمک اور جپسم

پاکستان میں معدنی اور سمندری دونوں طرح کا نمک ہوتا ہے۔ جپسم اور مائیگنیس اور پوٹاس افراط سے ہوتا ہے۔ یہاں اعلیٰ قسم کا کرومائیٹ۔ تانبہ۔ سرمہ اور گندھک پائی جاتی ہے۔ اور شیشہ کی ریت بھی ہے یہ معدنیات جن صنعتوں میں کام آتی ہیں۔ پاکستان میں ان کو بہت جلد قائم کیا جائے گا۔

شیشہ اور سیمنٹ

پاکستان میں ہنرمند مہاجرین کی آمد سے چوڑی سازی کی صنعت کو بہت ترقی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ شیشہ کے برتن اور بلب وغیرہ بنانے کی ایک مشین آنے والی ہے جس کی وجہ سے ۲۰ ٹن شیشہ کی مصنوعات روزانہ تیار ہو سکیں گی یسطح شیشہ کی مصنوعات کے لئے ایک فیکٹری قائم کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ جو سالانہ ۷۰ لاکھ مربع فٹ شیشہ تیار کریگی مغربی پاکستان میں اس وقت چار سیمنٹ فیکٹریاں ہیں۔ جن کی اوسط پیداوار ۵۰۰۰۰۰ ٹن ہے مشرقی پاکستان میں صرف ایک فیکٹری ہے۔ جس کی سالانہ پیداوار صرف ۵۷۰۰۰ ٹن ہے۔ مغربی پاکستان کے سیمنٹ کی فاضل پیداوار کے لئے موزوں بیرونی منڈیاں تلاش کی جا رہی ہیں۔ حالانکہ اس وقت بھی مشرق کے ملکوں اور ہندوستان کو یہاں سے سیمنٹ برآمد ہوتی ہے۔

تیزاب سازی

گندھک کا تیزاب دس ٹن روزانہ تیار کرنے والی دو اور بیس ٹن روزانہ تیار کرنے والی ایک مشین کا آرڈر دیا جا چکا ہے۔ اور توقع ہے کہ ان میں ایک سال ختم ہونے سے پہلے کام شروع کر دے گی۔ اس وقت گندھک کا تیزاب بنانے والے دو چھوٹے کارخانے ہیں۔ ایک راولپنڈی میں ہے۔ اور دوسرا سکھر میں۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

اسلحہ ساز فیکٹریاں

اپنی فوجوں کی ضروریات کسی حد تک پوری کرنے کے لئے پاکستان بہت جلد اسلحہ ساز فیکٹریاں قائم کرنے والا ہے۔ اور اسی سلسلہ میں مختلف کیمیائی اشیاء بنانے والی فیکٹریاں بھی قائم ہوں گی۔ توقع ہے۔ اس طرح ملک میں صنعتی ترقی کو کافی فروغ ہوگا

قابل توجہ سیکرٹریان تعلیم و تربیت

جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کی توجہ اس طرف منعطف کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی ماہوار کارگذاری کی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک ارسال فرمایا کریں۔ اگر وہ تعلیم و تربیت کا کام کریں اور مرکزی دفتر کو رپورٹ نہ دیں۔ تو مرکز کو جماعتوں کے حالات سے کیسے واقفیت اور اطلاع ہو سکتی ہے پس ضروری ہے۔ کہ آپ صاحبان رپورٹ بھیجنے کی طرف خاص توجہ دیں (ناظر تعلیم و تربیت)

لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۰ اگست ۴۹ء زیر صدارت محترمہ حضرت ام المتین صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد احمدیہ کوئٹہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب معتبر نے کی۔ اس کے بعد امۃ الحلیم صاحبہ نے نظم پڑھی بعد ازاں مبارکہ صاحبہ سابقہ سیکرٹری لجنہ ہذا نے لجنہ حلقہ مسجد احمدیہ کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں آپ نے ہر شعبہ کی رپورٹ مفصل طور پر پیش کی۔ اس کے بعد عاجزہ نے آئندہ سال کا پروگرام پیش کرتے ہوئے بتایا کہ آئندہ سال میں ہماری بہترین کوشش یہ ہوگی۔ کہ ہم اپنی احمدی مستورات کی زیادہ سے زیادہ اصلاح و تربیت کر سکیں اور اس کے لئے ہم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان دو ارشادات کو خاص طور پر پیش نظر رکھیں گی کہ ہر احمدی قرآن باترجمہ سیکھے۔ اور اردو بولے"۔

آخیر میں محترمہ جنرل سیکرٹری صاحبہ نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے فرمایا کہ "سیکرٹری لجنہ نے جو رپورٹ اس وقت پیش کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے فضل سے یہاں احمدی مستورات میں پہلے کی نسبت کافی بیداری پائی جاتی ہے۔ اور لجنہ کا کام پہلے کی نسبت بہت اچھا ہے مگر یاد رکھو۔ اصلاح کے معنی صرف مضامین کا پڑھ دینا ہی نہیں۔ بلکہ عملی طور پر اصلاح کرنا ہے۔ آپ کے ہر اجلاس کے بعد آپ میں اصلاحی طور پر نمایاں تبدیلی ہونی چاہیئے آپ نے فرمایا کہ آپ کی رپورٹ میں قرآن کریم کے ترجمہ سیکھنے کی کلاس کا اجراء ایک نہایت خوش کن امر ہے۔ آپ کوشش کریں۔ کہ آئندہ سال میں پورا قرآن کریم ترجمہ سے پڑھ لیں آخیر میں آپ نے عہدہ داران و ممبرات کو آپس میں اتحاد و تعاون کی پرزور تلقین فرمائی۔ جلسہ کی حاضری خدا کے فضل سے کافی تھی۔ اور خاندان نبوت کی اکثر خواتین نے بھی جلسہ میں شرکت فرمائی۔ غیر احمدی خواتین بھی شامل ہوئیں۔

(حمیدہ عارفہ اہلیہ مرزا معظم بیگ صاحب)

ضرورت

ایک ایس۔ وی قابل اور تجربہ کار احمدی ٹیچر بے کار ہیں۔ اور لاہور میں موجود ہیں۔ ریاضی اردو اور فارسی کے خاص طور پر ماہر ہیں عمر اور ریٹائرڈ ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو فارغ وقت کے لئے ٹیوشن پر تعلیم دلانے کے خواہشمند اصحاب معرفت اخبار الفضل ان کی طرف رجوع کریں:۔ مینیجر

درخواست دعا:۔ میری والدہ بیمار ہے احباب دعا فرمائیں۔ (لطیف احمد رتن باغ لاہور)

سرکاری ذخیروں سے اعلیٰ قسم کے پھلدار پودے مہیا کرنے کا انتظام

غلہ دار اجناس کی طرح پھل بھی اپنی اقتصادی اور غذائی خصوصیت کی بدولت پاکستان کی بے بہا دولت ہیں۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ عام زرعی ترقی کے ساتھ ساتھ باغات کی کاشت کو بھی وسعت دی جائے محکمہ زراعت کے شعبہ اثمار کی زیر سرکردگی پچھلے کئی سال کے تجربات نے ثابت کیا ہے کہ وہی باغ فائدہ مند ہو سکتا ہے جس میں اعلیٰ قسم کے درختوں سے تیار کردہ پودے لگائے جائیں۔ ماہر اثمار و سبزیات مغربی پنجاب محکمہ زراعت نے سابقہ کئی سال کی مسلسل کوششوں کی بدولت اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ محکمہ زراعت کے سرکاری ذخیرہ جات صوبہ کے کاشتکاران باغات کو اعلیٰ قسم کے پودے دستیاب کر سکتے ہیں۔ اندریں حالات خواہشمند اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے باغات کو زیادہ سودمند بنانے کی خاطر محکمہ زراعت مغربی پنجاب کے سرکاری ذخیرہ جات سے حسب منشا پود حاصل کریں۔ پودوں کے حصول کے لئے درخواستیں اپنے حلقہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ زراعت یا ماہر اثمار و سبزیات مغربی پنجاب لائل پور کو جانی چاہئیں۔

پھلدار پودوں کے خریدار حضرات کی اطلاع کے لئے چند ایک مشہور پودوں کی قیمتیں درج ذیل ہیں ان قیمتوں میں پودوں کو باندھنے اور خرچ ریل شامل نہیں ہے۔

نام پھل	قیمت فی پودا
مالٹا تمام اقسام	۰ — ۰ — ۱ روپے
سنگترہ ″ تخمی	۰ — ۲ — ۱ ۰
کاغذی لیموں تخمی	۰ — ۴ — ۰
ولائتی لیموں	۰ — ۱۲ — ۰
آم پیوندی	۰ — ۴ — ۱
کھجور کے بچے	— ۸ — ۲
گریپ فروٹ	۰ — ۰ — ۱
لیموں کھٹا	۰ — ۶ — ۰

(ماہر اثمار و سبزیات مغربی پنجاب لائلپور)

ولادت

مولوی سید اعجاز احمد صاحب مبلغ بگوڑا بنگال کو خدا تعالیٰ نے ایک لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب اس کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔

(سید طیب احمد بنگالی مجاہد)

گورنمنٹ کالج منٹگمری

گورنمنٹ کالج منٹگمری میں سال اول و سوم کے لئے درخواستیں ۱۲ ستمبر ۱۹۴۹ء تک کالج میں پہنچ جانی چاہئیں۔ سال اول میں داخل ہونے والے امیدواروں سے ۱۹-۲۰ ستمبر ۱۹۴۹ء اور سال سوئم میں داخل ہونے والے امیدواروں سے ۲۱-۲۲ ستمبر ۱۹۴۹ء کو پرنسپل ہر روز ۹ بجے صبح تا ۱۲ بجے دوپہر ملاقات کریں گے۔ داخل ہونے والے امیدواران پروویژنل اور چال چلن کی سندات اپنے ہمراہ لائیں۔

پرنسپل

اس زمانہ کا ربانی مصلح

اُس کا دعویٰ اور اُس کی تعلیم

اُسکے اپنے الفاظ میں

حق کے طالب کیلئے مفت

تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کو چار

عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

حب اطہر (رجسٹرڈ):۔ اسقاط حمل کا چالیس سالہ مجرب علاج۔ فی تولہ ۸/۱ مکمل کورس پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲ مینیجر حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

کوئی طاقت کشمیر کو پاکستان کے ساتھ شامل ہونے سے نہیں روک سکتی

کراچی یکم ستمبر۔ کل صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان نے ایچ ایم پی ایس "دلاور" کے افسران کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کوئی طاقت جموں اور کشمیر کے باشندوں کی پاکستان کے ساتھ شامل ہونے کی قدرتی خواہش کو نہیں دبا سکتی ـــ انہوں نے کہا جس عزم صمیم اور اعتماد نے ہمیں پاکستان جیسی آزاد اور خود مختار حکومت دلائی ہے۔ بفضل خدا وہی اعتماد اور عزم کشمیر کے پسماندہ مسلمانوں کو کامیابی عطا کرے گا۔

سرحد کے وزیر اعظم نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ پاکستان کے لئے بہت اہم ہے۔ کیونکہ کشمیر کے بغیر مغربی پاکستان کا دفاع مضبوط نہیں ہو سکتا۔ لیکن مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ سرحد کے لوگوں اور قبائلیوں علاقے کے لوگوں اور افغانستان کے قبائلیوں نے جہاد کشمیر میں بدلہ لینے کی غرض سے شرکت نہیں کی تھی۔ بلکہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کو انسانی حقوق دلانے کے لئے جہاد میں شریک ہوئے تھے۔ ہندوستان نے چالاکی کے ساتھ جموں اور کشمیر کے ہمیشہ کے لئے غلام بنانے کی کوشش کی تھی۔

وزیر اعظم نے کہا کہ بہت عرصے سے صوبہ سرحد تو ہندوستان کا سب سے دشوار صوبہ خیال کیا جاتا تھا ہے۔ لیکن اب اس صوبے میں کسی قسم کی دشواری موجود نہیں ہے اور صوبہ سرحد پاکستان کا ایک مضبوط صوبہ ہے اور اس صوبے کے باشندے ملک کے دفاع کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے تیار ہیں۔

صوبہ سرحد چونکہ سب سے آخر میں انگریزوں کے قبضے میں آیا تھا۔ اسلئے حقیقت میں صوبے نے کبھی بھی برطانوی روح کو تسلیم نہیں کیا۔ اسوجہ سے یہ صوبہ کانگریس کی تحریک کا ایک بہت بڑا استون بنا رہا۔ لیکن کانگریس کی تحریک کے شامل کے یہ معنے نہیں تھے کہ یہ صوبہ ہندو راج کو تسلیم کرے گا۔ وہ محض آزادی حاصل کرنے کے لئے کانگریس کی تحریک میں شریک ہوا تھا۔ جب سرخپوشوں کو یہ معلوم ہوا کہ خان عبد الغفار خاں نے مسلمانوں کی آزادی کو ہندوؤں کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے اسی وقت اکثر سرخپوش لیڈر خان عبد الغفار خان سے علیحدہ ہو گئے۔

خان عبد القیوم خان نے انکشاف کیا کہ کانگریس کے اراکین کی تلاشی لینے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ ہندوستان کے لیڈران گم گذشتہ راہ لیڈروں کی رہنمائی کرنے کے لئے تیار تھے پاکستان کے قیام سے کچھ عرصہ قبل مسٹر گاندھی نے عبد الغفار خاں کو لکھا تھا کہ وہ اپنی پالیسی کو کسی قدر تبدیل کریں اور پاکستان سے علیحدگی کا مطالعہ کرتے رہیں۔ اسکے بعد دیگر ہندوستانی لیڈروں سے جو ہدایات موصول ہوئی تھیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی لیڈروں نے تقسیم کو ذہنی استثناء کے ساتھ قبول کیا تھا۔ اور وہ پاکستان کو ختم کرنے کے لئے بڑی بڑی سازشوں میں مشغول تھے۔ سرحد کے وزیر اعظم نے افسران سے اپیل کی کہ وہ اپنی حکومت اور اپنے ملک کو عمدہ بنانے میں پورے جذبے اور جوش وخروش کے ساتھ کام کریں اور پاکستان کے نظم ونسق کو بالکل پاک۔ اور صاف بنائیں۔ سرد (اسٹار)

لاہور میں اجناس خوردنی کی قیمتیں

لاہور یکم ستمبر۔ راشننگ کنٹرولر لاہور نے یکم ستمبر ۱۹۴۹ء سے لاہور کے راشن بند علاقے میں مختلف اجناس خوردنی کی مندرجہ ذیل قیمتیں مقرر کی ہیں۔

جنس	قیمت
گندم	۶ ــ ۲ ــ ۱۲
آٹا	۰ ــ ۱۵ ــ ۱۲
میدہ	۴ ــ ۸ ــ ۲۳
چاول قسم اول	۴ ــ ۸ ــ ۲۰
چاول قسم دوئم	۴ ــ ۵ ــ ۱۹
چینی	۹ ــ ۰ ــ ۱/۲

محکمہ خوراک کی طرف سے یونٹوں تفصیلی قیمتیں درج شدہ چارٹ ڈپوؤں پر نمایاں جگہ لگانے کے لئے جملہ ڈپو ہولڈروں کو تقسیم کئے جاتے ہیں زیادہ قیمت طلب نہ کئے جانے کے شبہ پر عوام ڈپو ہولڈروں سے قانونا رسید حاصل کر سکتے ہیں

آنریبل خواجہ شہاب الدین کا دورہ لاہور

کراچی ۳۱ اگست آنریبل خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ اطلاعات و نشریات ومہاجرین و بحالی ، حکومت پاکستان ۲ ستمبر ۱۹۴۹ء کو بذریعہ پاکستان میل کراچی سے لاہور روانہ ہوں گے۔ امید ہے کہ لاہور میں اپنے تین روز کے دوران قیام میں وزیر موصوف مرکزی لیگ مشاورتی کمیٹی برائے آباد کاری کے ممبران اور پنجاب پریس مشاورتی کمیٹی کے ارکان سے ملاقات کریں گے۔ ۷ ستمبر کو آنریبل خواجہ شہاب الدین جناح ... ان دیہات کا معائنہ کریں گے۔ جہاں عارضی آباد کاری کے کام کو کچھ ترقی ہوئی ہے۔ آنریبل خواجہ شہاب الدین ۹ ستمبر کو بذریعہ پاکستان میل لاہور سے کراچی واپس آئیں گے

لندن یکم ستمبر۔ گارڈن سٹی قاہرہ کے مشہور ڈاکٹر ادیب فہمی کی ہمشیرہ مس علیٰ ابراہیم آگا پیر کو پیرس روانہ ہو رہی ہیں۔ مصر واپس جانے سے پہلے وہ ایک ماہ وہاں قیام کریں گی۔ قیام لندن کے دوران میں وہ ہسپتال کے انتظام اور اپریشن روم میں کام کا مطالعہ کر رہی تھیں (اسٹار)

مغربی پنجاب میں ۲۶ لاکھ ۹۰ ہزار ایکڑ رقبہ پر جنگلات لگانے کی سکیم

لاہور یکم ستمبر مغربی پنجاب میں جہاں جنگلاتی پیداوار کی شدید قلت ہے جنگلات کی فوری کاشت کے پیش نظر حکومت نے ایک مسودہ قانون جنگلات دیہہ مرتب کیا ہے۔ جب یہ مسودہ قانونی شکل اختیار کرلے گا۔ تو یہ قانون جنگلات دیہہ مغربی پنجاب مجریہ ۱۹۴۹ء کے نام سے موسوم ہوگا۔ یاد رہے کہ ملک کی تقسیم سے مغربی پنجاب کے حصہ میں ۳۲۴۱۲۴۸۰ ایکڑ اراضی میں سے صرف ۹۵۶۱۶۰ ایکڑ جنگلاتی رقبہ آیا۔ اس وقت مغربی پنجاب کی کل اراضی میں سے صرف ۲ء۶ فیصدی رقبہ جنگلات کے زیر کاشت ہے۔ مذکورہ صدر مسودہ کا بڑا مقصد یہ ہے کہ صوبہ میں پرائیویٹ ملکیتی اراضی پر درخت لگانے کی تدابیر بروئے کار لائی جائیں۔ حکومت کے پیش نظر منصوبوں کے مطابق ۲۶۹۰۰۰۰ رقبہ جو صوبہ کی کل اراضی کا تقریباً ۲۰ء۷ فیصدی ہے۔ دس سال کے عرصہ میں جنگلات کے زیر کاشت آجائے گا۔ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس رقبہ سے ۲۷۰۰۰۰۰ من جلانے کی لکڑی برآمد ہوگی۔ ایندھن کی یہ مقدار صوبہ کی ضروریات کے لئے کافی ہوگی۔ اس مسودہ کے تحت ایک فارسٹ بورڈ قائم کیا جائے گا۔ جس کا کام صوبہ بھر میں جنگلات کی کاشت پر نگرانی اور نظم وضبط قائم رکھنا ہوگا۔ ہر ایک ضلع میں جنگلات کا حاکم مقرر کیا جائے گا۔ اور ہر ایک جنگلاتی رقبہ میں ایک فارسٹ کمیٹی بنائی جائے گی۔

مغربی پنجاب میں چنے کی فصل کا آخری تخمینہ

لاہور یکم ستمبر محکمہ زراعت مغربی پنجاب کے آخری تخمینے کے مطابق صوبہ میں سال ۴۹-۱۹۴۸ء کی فصل چنا کا زیر کاشت کل رقبہ ۵۶۰-۰۰ ۱۱ ایکڑ ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اصل رقبہ ۱۳۰۹۵۰۰ ایکڑ تھا۔ کل پیداوار کا اندازہ ۴۰۰ ۵۵۰ ٹن لگایا گیا ہے۔ جو پچھلے سال کی اصل پیداوار سے ۹۴ فیصدی زائد ہے۔ راولپنڈی اور اٹک کے ضلعوں کو چھوڑ کر جہاں بیماری کی وجہ سے پیداوار معمول سے کم رہی۔ آبپاشی والے رقبوں میں پیداوار معمول سے زیادہ ہوئی ہے۔ اور غیر آبپاشی والے رقبوں میں معمول کے مطابق اضلاع لاہور، سیالکوٹ۔ راولپنڈی اور منٹگمری کے بعض علاقوں میں فصل کو ژالہ باری سے نقصان پہنچا تھا۔ نیز فصل کی کٹائی حسب معمول تاریخوں پر ہوئی تھی۔

آئندہ سرخیوں کے بغیر خبریں شائع کی جایا کرینگی

نیویارک۔ یکم ستمبر میکون جارجیا میں صحافی ماہرین کا خیال ہے۔ کہ مستقبل کے اخبار بغیر سرخیوں کے شائع ہوا کریں گے۔ ان ماہرین نے ابھی حال ہی میں میکون نیوز کا ایک پرچہ بالکل نئے طرز سے شائع کیا ہے۔ ان ماہرین کا خیال ہے کہ معروف پڑھنے والے کو صرف آنا چاہیئے۔ کہ اس کی دلچسپی کی خبریں بڑے بڑے حصوں میں منقسم کر دی جائیں۔ جیسے مقامی خبریں ریاستوں کی خبریں۔ قومی امور۔ غیر ملکی خبریں وغیرہ وغیرہ۔ ان حصوں کو ضمنی حصے کر کے بعد میں علیحدہ علیحدہ توڑا جا سکتا ہے۔ جیسے کانگریس۔ تجارت۔ مزدور وغیرہ۔ صفحہ اول کے ایک اعلان میں میکون نیوز نے پیشگوئی کی ہے کہ مستقبل کے اخبار اس طرز کو اختیار کریں گے۔ جو خبروں کو مختصر اور علیحدہ علیحدہ حصوں میں منقسم کر دیتا ہے۔ اور اس طرح وہ بہت سا اخباری کاغذ محفوظ ہو جائے گا۔ جو سرخیوں کی بدولت ضائع ہوتا ہے۔ بہر حال اس اخبار نے صرف ایک روز یہ نیا طرز تجرباتی طور پر شائع کیا ہے (اسٹار)

ہندوستان اور پاکستان کا تیار کردہ کھیلوں کا سامان

لنڈن یکم ستمبر۔ کل لنڈن کے ایک اخبار نے یہ خبر شائع کی ہے کہ یہاں کے کارخانہ داروں کو پاکستان اور ہندوستان کے بنے ہوئے کھیل کے سامان کے متعلق تشویش ہے۔ اس سامان پر "برطانیہ کا بنا ہوا" کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ برطانیہ کی ایک مشہور فرم کو فٹ بال کا ایک کیس موصول ہوا ہے۔ جس پر اس کمپنی کا نام لکھا ہوا ہے۔ لیکن حروف ان سے کسی قدر مختلف ہیں۔ جو یہ فرم خود استعمال کرتی ہے۔ یہ کیس درحقیقت ہندوستان یا پاکستان میں بنایا گیا ہے۔ کمپنی کے اس افسر نے کہا ہے ہم اس بات کی تحقیق کر رہے ہیں کہ در اصل یہ کیس کس جگہ بنایا گیا ہے۔ ہم دیگر کارخانہ داروں کو اپنے رجسٹرڈ ٹریڈ مارک کے استعمال سے باز رکھنے کے لئے قدم اٹھائیں گے۔ ایک مشہور ہندوستانی تاجر نے جو آجکل لنڈن میں مقیم ہے اور جو پاکستان اور ہندوستان کے سپورٹس کے سامان کا تھوک بیوپاری ہے کل اسٹار کو بتایا "مجھے یہ بات سنکر حیرت ہوئی ہے کہ ہندوستانی یا پاکستانی کارخانہ دار اپنے کارخانے کے تیار کردہ سامان کو برطانیہ کا بنا ہوا بتلاتے ہیں۔ میں سپورٹس کا سامان کثیر تعداد میں پاکستان اور ہندوستان سے منگاتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے کارخانہ دار اس سامان پر صاف طور پر سامان کے تیار کرنے کی جگہ کا نام لکھتے ہیں (اسٹار)